السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکیلا آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو دوسرا آدمی اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو جائے تو کیا جماعت ہو سکتی ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (ابو ساریہ جاوید اقبال فرید کوٹ۔ ابو عبدالرحمن بصیر پور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہو اور دوسرا شخص آکر اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو جماعت کی صورت بن جاتی ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت موجود ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(بت عند خالتی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فقمت أصلی معہ فقمت عن یسارہ فأخذ برأسی وأقامنی عن یمینہ)

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اذا لم ینو الامام ان یؤم ثم جاء قوم فامھم (699) صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا (763) سنن النسائی، کتاب الامامۃ، باب موقف الامام والماموم صبی (805)

"میں نے اپنی خالہ (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں رات بسر کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا، میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور دوسرا شخص آجائے تو نماز باجماعت ادا ہو سکتی ہے۔

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث پر جو باب منعقد کیا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے یعنی جب امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو پھر کچھ لوگ آجائیں تو وہ ان کی امامت کرا دے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وفیہ مشروعیۃ الجماعۃ فی النافلۃ، والائتمام بمن لم ینو الامامۃ، وبیان موقف الامام والماموم" (فتح الباری 2/485)

"اس حدیث سے نفل نماز کی جماعت، جس آدمی نے امامت کی نیت نہ کی ہو اس کی اقتداء اور امام ومقتدی کے کھڑے ہونے کے طریقے کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے۔"

امام ابن المنذر رحمة اللہ علیہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ امام کے لئے امامت کی نیت کرنا اقتداء کی صحت کی شرط نہیں ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث یہ ہے:

'أن رسول اللہ ﷺ صلی فی شھر رمضان فجئت فقمت إلی جنبہ، وجاء آخر فقام إلی جنبی حتی کنا رھطا، فلما أحس النبی ﷺ بنا تجوز فی صلاتہ" الحدیث

"وھو ظاھر فی أنہ لم ینو الامامۃ ابتداء وائتموا ھم بہ ابتداء وأقرھم، وھو حدیث صحیح أخرجہ مسلم وعلقہ البخاری" (فتح الباری 2/192)

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں نماز ادا کی میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا آیا وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ہم ایک گروہ ہو گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا تو آپ نے اپنی نماز میں اختصار کر دیا۔ یہ حدیث اس مسئلہ پر ظاہر ہے کہ آپ نے ابتداء میں امامت کی نیت نہیں کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے آپ کی اقتداء کی اور آپ نے انہیں برقرار رکھا یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے نکالا ہے اور بخاری نے معلق ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھیں:

(الاقناع لابن المنذر 1/116 والاوسط لہ کتاب الامامۃ باب ذکر الائتمام بالمصلی الذی لا ینوی الامامۃ 4/210'211)

امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ نفلی اور فرضی نماز کے مابین فرق ہے فرضی نماز میں امامت کی نیت شرط ہے نفل نماز میں نہیں۔

لیکن امام احمد کا یہ قول محل نظر ہے اس لئے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ "ان النبی۔۔" "بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کون آدمی اس پر صدقہ کرے گا کہ وہ اس کے ہمراہ نماز ادا کرے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے نکالا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن اور امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (فتح الباری 2/192)

یہ حدیث فرضی نماز کے بارے میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز اکیلا پڑھ رہا ہو تو دوسرا آدمی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو ان کی جماعت بن جائے گی۔ اس لئے نماز خواہ فرض ہو یا نفل دونوں صورتوں کا جواز حدیث سے واضح ہے کہ اکیلے آدمی کی نماز میں دوسرا ساتھ مل جائے تو جماعت کی صورت بن سکتی ہے امام بخاری وغیرہ کا بھی رجحان ادھر ہی معلوم ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ سے اس موقف کی تقویت واضح ہو جاتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل](#)

جلد3۔کتاب الصلوٰۃ-صفحہ115

محدث فتویٰ